اصلاح معاشرہ سلسلۂ اشاعت نمبر: (۲۰)

مستورات سے متعلق

اسلامی ہدایات

تحریر

حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری دامت برکاتہم

اُستاذِ حدیث وفقہ دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ

دفتر اصلاح معاشرہ کمیٹی دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عورت اللہ کی عظیم نعمت ہے

عورت اللہ جلّ شانہٗ کی عظیم نعمت ہے، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ’’ساری دُنیا متاع یعنی فائدہ اٹھانے کا سامان ہے، اور بہترین متاعِ دُنیا یعنی بہترین فائدہ اٹھانے کی چیز نیک بخت عورت ہے‘‘۔ (مشکاۃ ص: ۲۶۷، کتاب النکاح)

لیکن اگر اِس نعمت کی ناقدری کی جائے تو پھر وہ مردوں کے لیے بہت زیادہ نقصان رساں اور ہلاکت خیز ثابت ہوتی ہے، اِس لیے خود کو اور معاشرے کو فتنہ وفساد سے بچانے کے لیے ضروری ہے کہ غیر محرم عورتوں سے پوری اِحتیاط کی جائے۔

حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’میں نے اپنے پیچھے مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ نقصان رساں کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے‘‘۔

(مشکاۃ المصابیح ص: ۲۶۷، کِتَابُ النِّکَاح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’دُنیا بڑی شیریں اور سبز ہے، اللہ تعالیٰ نے تم کو دُنیا میں اپنا جانشین بنا کر بھیجا ہے تاکہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو، لہٰذا دُنیا سے بچو، اور (پرائی) عورتوں سے دور رہو، اِس لیے کہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ جو رونما ہوا تھا وہ عورتوں کی وجہ سے تھا‘‘۔ (حوالہ سابقہ)

عورت کا باہر نکلنا فتنے کا باعث ہے

جب کوئی عورت گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیاطین اور خبیث الطبع لوگ اُس کو جھانکتے ہیں، اِس لیے عورتوں کو بے ضرورت تفریح کے لیے گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”عورت ستر (چھپانے کی چیز) ہے، جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اُس کو گھور کر دیکھتا ہے“۔ (مشکاۃ المصابیح ص:۲۶۹، کِتَابُ النّکاح)

بے پردہ عورت جہنم میں جائے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”دوزخیوں کے دو گروہ میں نے نہیں دیکھے، ایک وہ جن کے پاس گائے کی دُموں کے مانند کوڑے ہوں گے، جن کے ذریعہ وہ لوگوں کو (ناحق) ماریں گے، دوسرا وہ عورتیں جو (بہ ظاہر) کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی اور (حقیقت میں) ننگی ہوں گی، (مردوں کو) جھکانے والی ہوں گی اور (مردوں کی طرف) جھکنے والی ہوں گی، اُن کے سر بختی اونٹوں کی جھکتی کوہانوں کی طرح ہوں گے، وہ جنت میں نہیں جائیں گی اور نہ جنت کی بو پائیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اور اتنی مسافت (یعنی بہت دور) سے محسوس کی جاتی ہے“۔

(مشکاۃ المصابیح ص:۳۰۶، کِتَابُ الدِّیَات)

☑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے جس گروہ کو نہیں دیکھا تھا، آج ہم اُن کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پارکوں، تفریح گاہوں، میلوں اور بازاروں میں جا کر دیکھ لیجئے، عورتیں کس طرح کھلے سر گھومتی پھرتی ہیں، اور اپنے حسن کا مظاہرہ کرتی ہیں۔

اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت

جب کوئی مرد تنہائی میں کسی عورت سے ملتا ہے تو شیطان اُن کو معصیت میں مبتلا کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے، اِس لیے معاشرے کو پاکیزہ رکھنے کے لیے نہایت ضروری ہے کہ کوئی مرد کسی اجنبی عورت سے تنہائی میں ہرگز نہ ملے، تاکہ شیطان کو اپنا کھیل کھیلنے کا موقع نہ ملے۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ’’کوئی مرد کسی (نامحرم) عورت سے تنہائی میں ہرگز نہ ملے، ورنہ اُن کا تیسرا شیطان ہوگا‘‘۔(مشکاۃ المصابیح ص:۲۶۹، کِتَابُ النّکاح)

☑ شادی شدہ عورتیں جن کے شوہر لمبے سفر میں ہوں اُن سے نامحرم مردوں کا ملنا اور بھی زیادہ خطرناک ہے، رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ایسی عورتوں کے گھروں میں جانے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: ’’اُن عورتوں کے گھروں میں نہ جاؤ جن کے شوہر سفر میں ہوں، کیونکہ شیطان تم میں سے ہر ایک میں خون کی طرح دوڑتا ہے‘‘۔(حوالہ سابقہ)

نیز حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: ’’تم (نامحرم) عورتوں کے پاس جانے سے اِحتراز کرو، کسی شخص نے پوچھا: حضور! جیٹھ دیور کے بارے میں کچھ رُخصت ہے؟ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ’’جیٹھ دیور تو موت (بڑا فتنہ) ہیں‘‘۔(مشکاۃ ص:۲۶۸، کِتَابُ النّکاح)

☑ شوہر کے رشتہ داروں میں سے اُس کا لڑکا اور باپ تو بیوی کے لیے محرم ہیں، مگر دوسرے رشتہ دار نامحرم ہیں، اُن کا آزادانہ گھر میں آنا اور خلوت وجلوت میں بے تکلف اور بے پردہ ملنا اور باتیں کرنا؛ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اِس ارشاد کے مطابق اِنتہائی خطرناک اور پاک دامنی کے لیے زہرِ قاتل ہے۔

بدنظری کی وبا

بدنظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے، اِس سے بڑے بڑے فتنوں کا دروازہ کھلتا ہے، اس لیے اللہ جل شانہٗ نے بدکاری اور بے حیائی کا دروازہ بند کرنے کے لیے مسلمان مردوں اور عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اوراپنے ناموس کی حفاظت کریں، ارشادِ ربّانی ہے: ﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ

ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ﴾(سورۂ نور، آیت: ۳۰/۳۱)

ترجمہ: ''آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ اُن کے لیے زیادہ پاکیزہ بات ہے، بے شک اللہ جلّ شانہٗ خوب واقف ہیں اُن کاموں سے جو لوگ کیا کرتے ہیں، اور مسلمان خواتین سے بھی آپ کہہ دیں کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنے ناموس کی حفاظت کریں''۔

☑ تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمان اِس ارشادِ ربانی پر عمل کرتے رہے، معاشرہ ہر قسم کی گندگیوں سے پاک صاف رہا، اور رحمتِ خداوندی اُن پر سایہ فگن رہی، اور آج مسلمان مردوں اور عورتوں نے اِس اِرشادِ ربانی کو پسِ پشت ڈال کر نہ صرف معاشرے کو گندہ کر دیا، بلکہ رحمتِ خداوندی سے بھی محروم ہو گئے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: ''خدا نے لعنت کی ہے دیکھنے والے پر، اور اُس پر بھی جس کو دیکھا گیا''۔ (مشکاۃ المصابیح ص: ۲۷۰، کِتَابُ النِّکاح)

☑ اِس اِرشادِ نبوی سے معلوم ہوا کہ جو مرد کسی نامحرم عورت کو یا کسی کے ستر کو دیکھتا ہے، اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہوتی ہے اور وہ رحمتِ خداوندی سے محروم ہو جاتا ہے، اِسی طرح جو عورت چاہتی ہے کہ اُسے دیکھا جائے، یا بن سنور کر نکلتی ہے اُس پر بھی خدا کی لعنت ہے، اور وہ بھی رحمتِ الٰہی سے محروم ہو جاتی ہے۔

اِتفاقی نظر معاف ہے

کسی نامحرم عورت کی طرف نگاہ اُٹھانے والا، یا کسی کے ستر کی طرف نظر کرنے والا لعنتِ الٰہی کا مستحق اُس وقت ہوتا ہے جب بالقصد دیکھے، یا بار بار دیکھے، اتفاقاً کسی عورت پر یا کسی کے ستر پر نظر پڑ جائے تو اِس میں کوئی مواخذہ نہیں ہے، لہٰذا اچانک کسی

نامحرم پر یا کسی کے ستر پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر پھیر لینی چاہیے، اگر پہلی نظر جمائی یا دوبارہ اُس کی طرف نگاہ اُٹھائی تو اب موأخذہ ہوگا۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں پوچھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نگاہ پھیر لینے کا حکم دیا۔(مشکاۃ ص:۲۶۸، کِتَابُ النِّکاح)

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ”علی! نظر کے بعد دوبارہ نظر نہ کرو، اِس لیے کہ پہلی (اتفاقی) نظر تمہارے لیے معاف ہے، دوسری نظر جائز نہیں“۔(مشکاۃ المصابیح ص:۲۶۹)

زنا اور بدکاری کی قسمیں

زنا صرف معروف گناہ ہی کا نام نہیں ہے، بلکہ اجنبی عورت کو شہوت سے دیکھنا، یا اُس سے گفتگو کرنا، یا اُس کی باتوں کو مزے لے کر سننا، اُس کو چھونا، یا بُرے اِرادے سے اُس کی طرف چل کر جانا، یا کسی عورت کے بارے میں دماغ میں برے خیالات پکانا بھی زنا اور بدکاری ہے، اِس لیے ہر شخص کو ہر قسم کے زنا اور بدکاری سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ہر انسان پر بدکاری اور زنا کا حصہ لکھ دیا ہے جس میں وہ ضرور مبتلا ہوتا ہے، اِس طرح کہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا گفتگو کرنا ہے، دل تمنا اور خواہش کرتا ہے (اور یہ بھی زنا ہے) اور شرم گاہ اس کو سچا کر دیتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے“۔

(مشکاۃ المصابیح ص:۲۰، کِتَابُ الْإِیمَانِ)

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ”زنا میں سے انسان کا حصہ لکھ دیا گیا ہے، جس میں وہ ضرور مبتلا ہوتا ہے، اِس طرح کہ آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا گفتگو کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا اور چھونا ہے، پاؤں کا زنا (بدکاری کے لیے) چلنا ہے، دل خواہش اور تمنا کرتا ہے اور شرم گاہ اُس کو سچا کر دیتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے“۔(حوالہ سابقہ)

اجنبیوں کا اکٹھا لیٹنا

دو مردوں کا یا دو عورتوں کا کھلے جسم ایک دوسرے کے ساتھ لیٹنا ناجائز ہے، اِس سے بہت سے مفاسد پیدا ہوتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نہ کوئی مرد کسی مرد کے ستر کی طرف دیکھے، نہ کوئی عورت کسی عورت کے ستر کی طرف دیکھے، نہ دو مرد کھلے بدن ایک کپڑے میں اکٹھا لیٹیں، نہ دو عورتیں کھلے بدن ایک کپڑے میں اکٹھا لیٹیں''۔ (مشکاۃ المصابیح ص:۲۶۸، کِتَابُ النّکاح)

دو مردوں یا دو عورتوں کا ایک کپڑے میں اکٹھا لیٹنے کی دو صورتیں ہیں:

ایک یہ ہے کہ دونوں ننگے ہوں، اُن کے بدن پر کوئی کپڑا نہ ہو، صرف ایک چادر یا لحاف اُن کے بدن پر ہو ——— دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں نے صرف تہبند یا اِزار وغیرہ پہن رکھا ہو، اور اوپر کا بدن کھلا ہوا ہو، ظاہر ہے کہ پہلی صورت انتہائی بے حیائی اور بے شرمی کی بات ہے، اس لیے اِس طرح لیٹنا سخت ترین گناہ ہے، اور دوسری صورت میں ایک ساتھ اِس طرح لیٹنا فتنہ سے خالی نہیں ہے، اِس لیے اس طرح لیٹنے سے بھی اِحتراز کرنا چاہیے۔

ایک ساتھ لیٹنے کی تیسری صورت یہ ہے کہ دونوں کے بدن پر پورے کپڑے ہوں، اور دونوں ایک بستر پر ایک لحاف میں لیٹیں اِس میں بھی فتنہ کا اندیشہ ہے، اِس لیے اِس سے بچنا چاہیے، چاہے وہ دونوں بھائی یا دونوں بہنیں ہی کیوں نہ ہوں، اور جب دونوں اجنبی ہوں، اُن کے درمیان خونی رشتہ نہ ہو تو فتنہ کا اندیشہ اور بڑھ جاتا ہے، اِس لیے دو مردوں کو اور دو عورتوں کو ایک ساتھ ہرگز نہیں لیٹنا چاہیے، چاہے دونوں دوست یا سہیلیاں ہی کیوں نہ ہوں۔

زنا کی حرمت وقباحت

ارشادِ خداوندی ہے: ﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ

سَبِيلًا﴾ (سورۂ بنی اسرئیل، آیت: ۳۲)

ترجمہ: ’’زنا اور بدکاری کے پاس بھی مت پھٹکو، بلاشبہ وہ بڑی بے حیائی کی بات ہے، اور بُری راہ ہے‘‘۔

☑ اس آیت کریمہ میں زنا اور بدکاری کے حرام ہونے کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ بے حیائی کا کام ہے، اور دوسری وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ بُری راہ ہے، یعنی یہ ایسا بُرا کام اور حرام فعل ہے کہ تمام عقلاء اور تمام اَدیان و مذاہب اِس کی بُرائی اور حرمت پر متفق ہیں، کوئی عقل مند یا کوئی مذہب اِس کو اچھا نہیں سمجھتا۔

ایک نوجوان کا قصہ

ایک حدیث پاک میں بہت اچھے انداز میں زنا کی قباحت وشناعت اور حرمت کو واضح کیا گیا ہے، نوجوان خاص طور پر اِس کو غور سے پڑھیں، اور اِس کی قباحت و شناعت اور حیا سوز ہونے کا اندازہ کریں۔

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نوجوان نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ اے اللہ کے رسول! مجھے زنا اور بدکاری کی اجازت دے دیجئے، صحابۂ کرام نے اُس کو ڈانٹا اور کہا: خبردار! چپ رہو۔ (مگر) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے (پیار ومحبت سے) کہا: قریب آؤ، وہ نوجوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالکل قریب آکر بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تو یہ حرکت اپنی ماں کے ساتھ پسند کرتا ہے؟ نوجوان نے جواب دیا: ہرگز نہیں، خدائے پاک کی قسم! اللہ جل شانہٗ مجھے آپ پر قربان کریں۔ آپ نے فرمایا: لوگ بھی اپنی ماؤں کے ساتھ یہ حرکت گوارہ نہیں کرتے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کیا تو یہ کام اپنی بیٹی کے ساتھ پسند کرتا ہے؟ نوجوان نے جواب دیا: ہرگز نہیں، اللہ پاک کی قسم! میں آپ پر قربان ہوؤں۔ آپ نے فرمایا: لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے ساتھ یہ کام پسند نہیں کرتے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا تو اپنی بہن کے ساتھ یہ حرکت پسند کرتا ہے؟ نوجوان نے جواب دیا: ہرگز نہیں، اللہ جل شانہٗ کی قسم! میں آپ پر قربان ہوؤں۔ آپ نے فرمایا: لوگ بھی اپنی بہنوں کے ساتھ یہ حرکت پسند نہیں کرتے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کیا تو اپنی پھوپھی کے ساتھ یہ حرکت پسند کرتا ہے؟ نوجوان نے جواب دیا: ہرگز نہیں، خدائے پاک کی قسم! خدا مجھے آپ پر قربان کرے، آپ نے فرمایا: لوگ بھی اپنی پھوپھیوں کے ساتھ اِس کو پسند نہیں کرتے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا تو اپنی خالہ کے ساتھ یہ بات پسند کرتا ہے؟ نوجوان نے جواب دیا: ہرگز نہیں، اللہ جل جلالہ کی قسم! میں آپ پر قربان ہوؤں۔ آپ نے فرمایا: لوگ بھی اپنی خالاؤں کے ساتھ یہ بات پسند نہیں کرتے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اُس نوجوان پر رکھا، اور دُعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهٗ وَ طَهِّرْ قَلْبَهٗ وَ حَصِّنْ فَرْجَهٗ.

الٰہی! اِس کے گناہ کو معاف فرما! اِس کے دل کو پاک فرما! اور اِس کی شرم گاہ کی حفاظت فرما! —— حدیث کے راوی حضرت اَبواُمامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اِس کے بعد وہ نوجوان کسی عورت کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھتا تک نہیں تھا۔ (مسند احمد، ج:۵ ص:۲۵۷)

زنا کا وبال

جب معاشرے میں زنا اور حرام کاری پھیلتی ہے تو پوری قوم وبائی اَمراض میں مبتلا ہوجاتی ہے، اور بہ کثرت موتیں ہونے لگتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جب کوئی قوم مالِ غنیمت میں خیانت کرنا شروع کردیتی ہے تو اللہ جل شانہٗ اُن کے دلوں میں (دُشمن کا) رُعب اور خوف ڈال دیتے ہیں، جب کسی قوم میں زنا اور حرام کاری پھیلتی ہے تو اُن میں بہ کثرت موتیں ہونے لگتی ہیں، جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرنا اپنا مشغلہ بنالیتی ہے تو اُن کی روزی

(میں سے برکت) موقوف کردی جاتی ہے، جب کوئی قوم ناحق فیصلہ کرنے کو اپنا شیوا بنالیتی ہے تو اُن میں خون ریزی عام ہوجاتی ہے، اور جب کوئی قوم عہد شکنی کی عادی بن جاتی ہے تو اُن پر دُشمن مسلّط کردیا جاتا ہے"۔ (مشکاۃ، ص:۴۵۹، کِتَابُ الْآدَابِ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: "اے گروہ مہاجرین! پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہوجاؤ گے (تو طرح طرح کی آفتوں اور بلاؤں میں گرفتار ہوجاؤ گے) اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں اِس بات سے کہ تم اُن چیزوں میں مبتلا ہوجاؤ:

(۱) جب بھی کسی قوم میں بدکاری اتنی آشکارا ہوجاتی ہے کہ لوگ اُس کو کھلم کھلا کرنے لگتے ہیں تو اُن میں طاعون اور ایسی تکلیف دِہ بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو اُن کے گذرے ہوئے اَسلاف کے زمانے میں نہیں تھیں (جیسے ایڈز کی بیماری)

(۲) جب لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگتے ہیں تو قحط سالی، شدّتِ مشقّت اور حاکم کے جور وظلم میں گرفتار ہوجاتے ہیں۔

(۳) اور جب بھی اپنے مالوں کی زکاۃ روکتے ہیں تو بارش کے قطرے اُن سے روک لیے جاتے ہیں، حتی کہ اگر بہائم اور چوپائے نہ ہوں تو اُن پر بارش کا ایک قطرہ بھی نہ گرایا جائے۔

(۴) جب بھی اللہ اور اُس کے رسول کی عہد شکنی کرتے ہیں تو اللہ جل شانہٗ اُن پر ایسا دُشمن مسلّط فرمادیتے ہیں جو غیر قوم سے ہوتا ہے، پھر وہ اُن کے قبضے میں جو مال و دولت ہوتی ہے اُس میں سے کچھ لے لیتا ہے۔

(۵) جب بھی اُن کے ائمہ اور پیشوا کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے اور اللہ کے نازل کردہ اَحکام کو اِختیار نہیں کرتے تب اللہ تعالیٰ اُن کو باہمی جنگ وجدال میں گرفتار فرمادیتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، ص:۳۰۰، کِتَابُ الْفِتَنِ، باب العُقوبات)

☑ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جن پانچ چیزوں میں مبتلا ہونے سے پناہ مانگی تھی، آج اُمتِ مسلمہ اُن میں مبتلا ہوچکی ہے، اور اُن کے نتائج بد اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے، پھر بھی لوگ اِس سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اِن چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں اور آفتوں اور بلاؤں سے ہماری حفاظت فرمائیں۔ آمین!

زنا کی اُخروی سزا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد اپنا ایک طویل خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ''گذشتہ رات میرے پاس دو شخص آئے اور میرے دونوں ہاتھ پکڑ کر مجھے لے چلے؛ یہاں تک کہ ہم تنور جیسے ایک سوراخ پر پہنچے، جو اوپر سے تنگ اور نیچے سے کشادہ تھا، اُس کے نیچے آگ جل رہی تھی، اور اُس میں بہت سے ننگے مرد اور عورتیں تھیں، جب آگ کے شعلے بھڑکتے تھے تو وہ لوگ اوپر آجاتے تھے؛ یہاں تک کہ تنور سے نکلنے کے قریب ہوجاتے تھے، اور جب آگ کے شعلے ماند پڑتے تھے تو وہ لوگ تنور میں بیٹھ جاتے تھے، میں نے اُن دو آدمیوں سے دریافت کیا: یہ کیا ماجرا ہے؟ اُن دونوں صاحبان نے جواب دیا: یہ زنا کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں ـــــ میں جبرئیل ہوں، اور یہ میکائیل ہیں۔ (مشکاۃ المصابیح ص: ۳۹۵/۳۹۶، کِتَابُ الرُّؤْيَا، الفصل الأوّل)

غیر فطری عمل پر خدا کی پھٹکار

جانور اور چوپائے جو عقل وتمیز سے محروم ہیں وہ بھی خلافِ فطرت طریقے سے شہوت پوری نہیں کرتے، جو انسان ایسا کرتے ہیں وہ جانوروں سے بھی بدتر اور بدبخت ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُن کی طرف قطعاً نظرِ کرم نہیں فرمائیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو مرد اپنی بیوی سے غیر فطری عمل کرے وہ خدا کی رحمت سے محروم ہے''۔

(مشکاۃ المصابیح ص: ۲۷۶، کِتَابُ النِّكَاحِ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو مرد کسی مرد یا عورت کے ساتھ غیر فطری حرکت کرے اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظرِ کرم نہیں فرماتے''۔ (حوالہ بالا)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’مجھے اپنی اُمت کے بارے میں سب سے زیادہ جس چیز کا ڈر ہے وہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی حرکت ہے‘‘۔ (مشکاۃ المصابیح ص: ۳۱۲، کِتَابُ الحُدُود)

جلد نکاح کرو

اَولیاء اور سرپرستوں پر لازم ہے کہ جب اولاد کا مناسب رشتہ مل جائے تو فوراً شادی کر دیں، مال دار گھرانے کے چکر میں، یا جہیز کی فکر میں تاخیر نہ کریں، ورنہ پورا معاشرہ فتنہ وفساد کی آماج گاہ بن جائے گا، اور تاخیر کرنے کی صورت میں اولاد سے کوئی گناہ سرزد ہوگیا تو سرپرستوں کو اِس کا وبال بھگتنا پڑے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کی دین داری اور اَخلاق سے تم مطمئن ہو تو شادی کر دو، ورنہ زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد برپا ہوگا‘‘۔

(مشکاۃ المصابیح ص: ۲۶۷، کِتَابُ النِّکَاح)

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ جس کو اولاد سے نوازیں اُس کو چاہیے کہ بچہ کا اچھا نام رکھے، اُس کو سلیقہ سکھائے، پھر جب بالغ ہو جائے تو اُس کی شادی کر دے، اگر شادی کی عمر کو پہنچ جانے پر بھی اُس کی شادی نہ کی، اور وہ کسی گناہ میں مبتلا ہو گیا تو اُس کا باپ اُس گناہ کا ذمہ دار ہوگا۔ (مشکاۃ ص: ۲۷۱)

☑ آج ہمارے معاشرے میں بہت سی بُرائیاں اور خرابیاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِن ارشادات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوگئیں ہیں، زنا اور بدکاری کے اکثر واقعات اس لیے پیش آتے ہیں کہ اولاد شادی کی عمر کو پہنچ جاتی ہے، مگر اولیاء اور سرپرست جہیز کے چکر میں اولاد کا نکاح نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات اور ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

بابرکت نکاح

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ نکاح بہت بابرکت ہے جو خرچ کے اعتبار سے ہلکا پھلکا ہو۔(مشکاۃ،ص: ۲۶۸)

☑ اس ارشادِ نبوی کا مقصد صرف ایک بات بیان کرنا نہیں ہے، بلکہ اِس میں اُمت کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ شادی بیاہ میں زیادہ خرچ نہ کرو، اگر شادیاں ہلکی پھلکی ہوں گی تو اِن میں بڑی برکتیں ہوں گی۔

خادمِ رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے کپڑوں پر زردی کا اثر دیکھا تو اُن سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اُنھوں نے جواب دیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کرلیا ہے، کھجور کی گٹھلی کے بہ قدر سونے کے عوض میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائیں! ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو۔(مشکاۃ المصابیح،ص:۲۷۷و۲۷۸، کِتَابُ النّکاح)

☑ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مخصوص اَصحاب میں سے ہیں، اِس کے باوجود اپنی شادی کی تقریب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شرکت کی زحمت نہیں دی، بلکہ اِطلاع کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا، جب اُن کے کپڑوں پر عورتوں کی خوشبو کا اثر دیکھا تو آپ نے خود پوچھا: یہ زردی کیسی ہے؟ تب حضرت عبدالرحمن بن عوف نے بتایا کہ میں نے ایک عورت سے شادی کرلی ہے؟ اُس کی خوشبو میرے کپڑوں پر لگ گئی ہے —— کاش! ہماری شادیاں ایسی ہوتیں تو آج ہزاروں الجھنوں سے ہمیں نجات مل جاتی، شریعت نے نکاح کو جتنا آسان کیا تھا، ہم نے غلط رسموں کے ذریعہ اُس کو اتنا ہی مشکل بنادیا ہے، جس کا نتیجہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ لڑکیاں گھروں میں بیٹھی ہیں، ماں باپ کے لیے سوہانِ روح بنی ہوئی ہیں، اِس لیے کہ باپ کے پاس جہیز مہیا کرنے کے لیے دولت نہیں ہے، عالی شان تقریب کرنے اور تمام رشتہ داروں کی دعوت کرنے کے لیے رقم نہیں ہے۔

جہیز کی لعنت

آج جہیز کو شادی کا ایک لازمی حصہ سمجھ لیا گیا ہے، گھریلو ساز وسامان کا بندو بست کرنا جو شوہر کے ذمے واجب تھا، آج وہ لڑکی کے باپ کے ذمے واجب ہو گیا ہے، گویا باپ اپنی بیٹی اور اپنے جگر کا ٹکڑا بھی داماد کو دے، اور اُس کے ساتھ ہزاروں لاکھوں کا ساز وسامان بھی مہیا کرے، اِس طرح وہ اپنا گھر برباد کر کے دوسرے کا گھر آباد کرے، شریعت میں اِس ظلم وزیادتی اور جبر وتشدّد کی گنجائش کیسے ہو سکتی ہے؟ اِس لیے تمام مسلمانوں کا مشترک فریضہ ہے کہ وہ اُمتِ مسلمہ کو اِس لعنت سے نجات دلانے کی پوری کوشش کریں، خصوصاً مال داروں کو اِس لعنت کے دور کرنے کی بہت زیادہ فکر کرنی چاہیے، اِن ہی کی بہ دولت یہ لعنت اور نحوست پروان چڑھ رہی ہے، اور شادی کرنے والے نوجوانوں کو چاہیے کہ اِس لعنت کو اپنے گھر میں ہرگز ہرگز گھسنے نہ دیں، اگر نوجوانوں نے جہیز کی لعنت ختم کرنے کی اِس وقت فکر نہیں کی تو یاد رکھیں جب اِن کی بچیوں کی شادی کا نمبر آئے گا تو اُس وقت جتنا جہیز لیا ہے اِس سے کئی گنا زیادہ دینا پڑے گا، اُس وقت خون کے آنسو روئیں گے، اور کوئی آنسو پوچھنے والا نہ ہوگا۔

جہیز فاطمی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحب زادی حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کو جہیز میں ایک روئیں دار چادر، ایک مشکیزہ اور ایک تکیہ دیا تھا جس میں اِذْخِر گھاس بھری ہوئی تھی۔

(نسائی شریف، ص:۵۰ ۱۳، کِتَابُ النِّکَاحِ، بَابُ جِهَازُ الرَّجُلِ ابْنَتَهٗ، مطبوعہ: بیروت)

☑ اِس حدیث کا مطلب بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ چیزیں اپنی صاحب زادی کو نکاح کے موقع پر جہیز کے طور پر دی تھیں، لہٰذا ہم اگر اپنی حیثیت کے مطابق تھوڑا بہت جہیز دے دیں تو کیا حرج ہے؟! ——— اور بعض دین

دار حضرات اِس سنتِ نبوی کو زندہ رکھنے کے لیے مذکورہ چیزوں کو جہیز کے طور پر دینے کا التزام کرتے ہیں، اِس لیے اِس حدیث کا صحیح مطلب سمجھ لینا چاہیے تا کہ آپ کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں، حضرت مولانا محمد منظور نعمانی نور اللہ مرقدہ معارف الحدیث میں اِس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے اِرقام فرماتے ہیں:

ہمارے ملک کے اکثر اہلِ علم اِس حدیث کا مطلب یہی سمجھتے اور بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ چیزیں (چادر، مشکیزہ اور تکیہ) اپنی صاحب زادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے موقع پر 'جہیز' کے طور پر دی تھیں —— لیکن تحقیقی بات یہ ہے کہ اُس زمانے میں عرب میں نکاح شادی کے موقع پر لڑکی کو 'جہیز' کے طور پر کچھ سامان دینے کا رواج بلکہ تصور تک نہیں تھا، اور 'جہیز' کا لفظ بھی اِستعمال نہیں ہوتا تھا، اُس زمانے کی شادیوں کے سلسلے میں کہیں اِس کا ذکر نہیں آتا، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری صاحب زادیوں کے نکاح کے سلسلے میں بھی کہیں کسی قسم کے 'جہیز' کا ذِکر نہیں آتا، حدیث کے لفظ جَهَّزَ کے معنی اِصطلاحی جہیز دینے کے نہیں ہیں، بلکہ ضروریات کا انتظام اور بند وبست کرنے کے ہیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن چیزوں کا اِنتظام حضرت علی کے سرپرست ہونے کی وجہ سے کیا تھا، کیونکہ یہ ضروری چیزیں اُن کے گھر میں نہیں تھیں، روایات سے اِس کی پوری تفصیل معلوم ہوجاتی ہے۔ (معارف الحدیث ج:۷ ص:۲۹/۳۰)

جہیز اور تلک دینا اور عورتوں کو میراث سے محروم کرنا حرام ہے

یہاں یہ بات جان لینی چاہیے کہ تمدُّن و معاشرت کا ایک فطری اُصول ہے کہ جب مختلف تہذیبوں کا اِمتزاج ہوتا ہے تو غیر شعوری طور پر ایک تہذیب دوسری تہذیب کو متاثر کرتی ہے، ایسے حالات میں جو قوم اپنے تہذیبی خصائص کے تحفُّظ کا اِہتمام نہیں کرتی وہ اپنے بہت سے اِمتیازی اَوصاف کھو بیٹھتی ہے، خصوصًا جو تہذیب مفتوح اور مغلوب ہوتی ہے وہ فاتح قوم کی تہذیب کے سامنے سِپر ڈال دیتی ہے، مسلمان بھی جب تک غالب و فاتح

رہے اور اُن میں اپنے تہذیبی خصائص کے تحفُّظ کی طاقت رہی، اُس وقت تک وہ دوسری تہذیبوں پر اثر انداز ہوتے رہے، لیکن جب اُن کے اَحوال بگڑ گئے، اور اُن میں من حیث القوم اپنے خصائص کے تحفُّظ کا حوصلہ نہ رہا تو وہ دوسری تہذیبوں سے متأثر ہونے لگے، اِس زمانے میں مسلمانوں کا مغربی تہذیب سے متأثر ہونا اِس بات کی کافی شہادت ہے۔

اسی اجنبی اثر پذیری کا نتیجہ ہے کہ آج شادی بیاہ کی بہت سی رسمیں جو ہندو معاشرہ میں رائج تھیں، مسلمانوں کے درمیان گُھس آئی ہیں، مثلاً جہیز کے نام سے جو کچھ دیا جاتا ہے وہ ہندو معاشرہ کی لعنت ہے، ہندو مذہب میں چونکہ عورتوں کا میراث میں کوئی حق نہیں ہوتا، اس لیے باپ اپنی بیٹی کو یا بھائی اپنی بہن کو شادی بیاہ کے موقع پر کچھ دے کر اُن کی اَشک شوئی کر لیتا ہے اور چند ٹکوں پر اُن کو راضی کر لیتا ہے، پھر جب یہ لعنت بڑھی تو اتنا بھاری جہیز دینا ضروری ہو گیا کہ وبال جان بن گیا۔

اسی طرح ہندو معاشرہ میں عورت کی کوئی حیثیت نہیں ہے، نہ اُس کے حقوق ہیں نہ وہ اپنا کوئی مقام رکھتی ہے، اِس لیے 'تلک' کے نام پر داماد کو رقم دی جاتی ہے تاکہ وہ اِس بلا کو اُٹھائے، مگر مذہبِ اسلام میں جو دینِ رحمت ہے اور تمام انسانوں کے حقوق کا پاسباں ہے، اِس قسم کے خرافات کی قطعًا کوئی گنجائش نہیں ہے، اسلام نے خاندان کے مردوں کی طرح عورتوں کا بھی میراث میں حصہ مقرر کیا ہے، اور عورت کو ایک قیمتی متاع قرار دیا ہے، اور شوہر پر لازم کیا ہے کہ وہ مہر دے کر اِعزاز کے ساتھ عورت کو لے جائے اور بسائے، اسلام میں داماد کو لالچ دینے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔

الغرض عورتوں کو میراث نہ دینا اور اس کے بدلے 'جہیز' دینا قطعاً حرام ہے، اور یہ اسلامی احکام میں صریح تحریف ہے، اسی طرح 'تلک' کا رواج عورت کی بے قدری ہے، اور اسلام نے عورت کو جو مقام و مرتبہ دیا ہے اس کو پامال کرنا ہے، مسلمانوں کو یہ باتیں اچھی طرح سمجھ لینی چاہئیں، اور اسلامی تعلیمات کی حفاظت اور اس کو روبہ عمل لانے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

۞۞۞